باب نمبر 1

پاکستان کی نظریاتی اساس

حصہ انشائیہ

تدریسی مقاصد: اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ!

- ☆ نظریہ کی تعریف، نظریہ کے ماخذ کی اہمیت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ نظریہ پاکستان کا مفہوم نظریہ پاکستان کی تعریف اور نظریہ پاکستان کی اساس کی وضاحت کر سکیں۔
- ☆ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی کو بیان کر سکیں۔
- ☆ دوقومی نظریے کے آغاز اور ارتقا سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ علامہ اقبالؒ اور قائد اعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کر سکیں۔

پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آیا۔ بیسویں صدی میں بہت سی قوموں کو آزادی نصیب ہوئی اور کئی آزاد اور خود مختار مملکتیں دنیا کے نقشے پر اُبھریں۔ پاکستان بھی ان میں سے ایک ہے لیکن بنیاد بالکل منفرد اور جداگانہ تھی۔ بیشتر ممالک نسل، زبان اور علاقے کی بنیاد پر تخلیق ہوئے۔ پاکستان واحد ملک ہے جو ایک مضبوط نظریے کے سبب وجود میں آیا۔ پاکستان کے نظریے کی اساس دین اسلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی نظام حیات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور معاشی شعبوں کے حوالے سے بنیادی اصولوں کا حامل ہے۔ اسلامی نظام قرآن پاک اور نبیﷺ کی سنت اور احادیث پر استوار ہے۔ یہی نظام پاکستان کی بنیاد قرار پایا۔

نظریہ

سوال 1: نظریہ کیا ہے؟

جواب: نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو۔ اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

سوال 2: ورلڈ انسائیکلوپیڈیا کی رو سے نظریہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب: ''نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں''۔

سوال 3: نظریہ پاکستان کی اساس کیا ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کی اساس دین اسلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی نظام حیات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

سوال 4: ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب: ڈاکٹر جارج براس کے مطابق:

''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو نظریہ یا آئیڈیالوجی کہلاتا ہے''۔

سوال5: نظریے کے ماخذ اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: نظریے کے ماخذ:

نظریہ کے ماخذ درج ذیل عناصر کی وجہ سے لوگوں میں نظریات کی تشکیل ہوتی ہے۔

مشترکہ مذہب:

مذہب محض چند عبادات کا مجموعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ پوری معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہے۔ ہر مذہب نے سماجی تعلقات کو مخصوص نظریات کی روشنی میں استوار کیا۔ مثلاً یورپ نظریہ عیسائیت کے تحت، جاپان، نظریہ بدھ مت کے تحت، ہندو نظریہ ہندوازم کے تحت اور مسلمان نظریہ اسلام کے تحت زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

مشترکہ نسل:

مشترکہ نسل سے مشترک نظریات جنم لیتے ہیں۔ ایک ہی نسل کے لوگوں میں ہمدردی اور اخوت کے جذبات کا پروان چڑھنا عین فطری عمل ہے۔ ہم نسلی ایک مضبوط بندھن ہے جو مشترک نظریات کے باعث انسانوں کو خونی رشتوں میں منسلک کیے ہوئے ہیں۔

مشترکہ زبان اور رہائش:

زبان ہی کے ذریعے لوگ اپنے جذبات و احساسات اور خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں جس سے نئے نظریات تشکیل پاتے ہیں۔ لوگوں کے طور طریقوں اور نظریات میں یکسانیت کافی حد تک مشترکہ رہائش کا مرہون منت ہے۔

مشترکہ سیاسی مقاصد:

دور حاضر کی بیشتر قومیں اپنے مشترکہ سیاسی مقاصد اور نظریات کی بدولت اپنی قومی زندگی کی بقا کے لیے آزادی حاصل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں تاکہ وہ مضبوط قوم کا روپ دھار سکیں۔

مشترکہ رسم و رواج:

ہر دور میں نظریات کی تشکیل میں مشترکہ رسم و رواج کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ مشترکہ رسم و رواج کی وجہ سے لوگوں میں ثقافتی اور فکری اعتبار سے نظریاتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

نظریے کی اہمیت:

نظریے کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل باتوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

قوموں کا وجود:

انسان ایک مقصد کے تحت دنیا میں آیا ہے۔ بے مقصد زندگی کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتی۔ قوموں کے وجود کا پتا ان کے نظریات سے ہوتا ہے۔

مقصد کا شعور پیدا ہونا:

نظریات قوموں میں مقصد کا شعور پیدا کرتے ہیں اور نظریات سے ہی قومیں کامیابی کی منزل سے ہمکنار ہوتی ہیں۔

تحریکوں کو بنیاد فراہم کرنا:

نظریہ کسی سیاسی، معاشی، معاشرتی یا ثقافتی تحریک کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔

انسانی زندگی کا محور:

نظریہ انسانی زندگی کا محور اور اس کی قوت کا دوسرا نام ہے۔

نظم و ضبط قائم ہونا:

نظریہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظم و ضبط دیتا ہے۔

حقوق و فرائض کا تعین:

نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔

روح کا کام دینا:

نظریہ ایک روح کی مانند ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا لیکن اقوام اس کی بدولت زندہ اور متحرک نظر آتی ہیں۔

قوموں کے وجود کو خطرہ:

اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اور کوئی دوسرا نظریہ اسے اپنے اندر ضم کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے۔

سوال 6: نظریہ پاکستان کی مختلف تعریفیں بیان کریں؟

جواب: نظریہ پاکستان کی تعریف:

ذیل میں نظریہ پاکستان کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔

(i) نظریہ پاکستان قرآن وسنت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے۔

(ii) نظریہ پاکستان اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے اور ایک تجربہ گاہ کے حصول کے لیے سوچ کا نام ہے۔

(iii) نظریہ پاکستان مسلمانوں کی سیاسی، معاشرتی، ثقافتی اور معاشی قدروں کی حفاظت کے لیے کیے جانے والے اقدامات کا نام ہے۔

(iv) ملی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان میں اسلام کی حکمرانی اور اتحاد بین المسلمین کی عملی کوشش کا نام نظریہ پاکستان ہے۔

(v) نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے۔

نظریہ پاکستان کا مفہوم

سوال 7: نظریہ پاکستان کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: نظریہ پاکستان کا مفہوم:

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ جس کی بنیاد ایک فلسفہ حیات پر استوار کی گئی۔ یہ فلسفہ دین اسلام ہے۔ پاکستان کی تمام تر اساس دین اسلام ہے اور اس کا اس سرزمین پر نفاذ صدیوں تک رہا ہے۔ یہی وہ لائحہ عمل اور جذبہ ہے جو تحریک پاکستان کا موجب بنا۔ نظریہ پاکستان اور اسلامی نظریہ حیات کو ہم معنی قرار دیا جاتا ہے۔ بلاشبہ اسلامی نظریہ حیات، نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے۔ برصغیر میں صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت رہی وہ اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ انگریزوں کا راج قائم ہوا تو اسلام اور مسلمانوں کی آزاد حیثیت کو نقصان پہنچا۔ غیر مسلموں کے اقتدار میں مسلمان مجبور اور محکوم رہے۔ جب انگریز کا راج ختم ہونے لگا تو صاف نظر آ رہا تھا کہ برصغیر پر ہندو اکثریت کی حکومت ہو جائے گی اور مسلمان انگریزوں کی عارضی غلامی سے نجات پا کر ہندوؤں کی دائمی غلامی کا شکار ہو جائیں گے۔

سر سید احمد خاں، قائداعظم محمد علی جناحؒ، علامہ اقبالؒ اور کئی دوسرے مسلم اکابرین نے برصغیر کے مسلم عوام کے تحفظ، وقار اور آزادی کے لیے کوششیں شروع کیں۔ انہی اکابرین کی کوششوں کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے ایک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحر بے کراں ہے زندگی

سوال 8: ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی کمزوری کے مختلف اسباب بیان کریں؟

جواب:

1857ء کی جنگ آزادی ختم ہوئی تو مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اگرچہ ہندوؤں نے بھی اس جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیا تھا لیکن وہ مسلمانوں کو تمام کارروائیوں کا ذمہ دار قرار دے کر خود بری الذمہ ہو گئے۔ مسلم قوم زیر عتاب آئی اور انہیں سنگین نتائج بھگتنا پڑے۔

انگریزوں کا تعصب پسندانہ رویہ:

انگریزوں نے تعصب اور مسلم دشمنی کے جذبہ کے تحت مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں خصوصاً فوج سے نکال دیا اور ان پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر دیے۔ مسلمان اپنی قابلیت اور استحقاق کے باوجود کم تر اہلیت کے حامل ہندوؤں کے مقابلے میں ملازمت سے محروم رکھے جاتے تھے۔

مسلم جاگیروں کا خاتمہ:

اکثر مسلمانوں کی جاگیریں چھن گئیں، ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں اور بعض مسلمان کسانوں کو زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا۔ ان کی جاگیریں اور زمینیں غیر مسلموں کو بطور انعام دے دی گئیں۔ مسلمان، مالک کی بجائے مزارع بن گئے۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ یوں کھینچا۔

"کوئی بلا آسمان سے ایسی نہیں اتری جس نے زمین پر

پہنچنے سے پہلے کسی مسلمان کا گھر نہ ڈھونڈا ہو"۔

ہندوؤں کی اجارہ داری:

مسلمانوں کے کاروبار بند ہوگئے۔ انگریزوں نے ہندوؤں کو خصوصی کاروباری مراعات اور رعائتیں دے کر انھیں اپنے ساتھ ملا لیا۔

ہندوؤں نے مقامی تجارت کے میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی اور مسلمان تجارت پیشہ لوگ اقتصادی بحران کا شکار ہوگئے۔

یورپ میں صنعتی انقلاب:

برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں وہاں عمدہ اور سستا مال تیار ہونے لگا جو ہندوستان میں درآمد کیا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کی دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی گھریلو صنعت جس کے پیداواری ذرائع ترقی یافتہ نہ تھے تباہ ہوگئی۔

بے روزگاری میں اضافہ:

برطانیہ کی صنعتی اشیا تو ہندوستان میں آسکتی تھیں لیکن ہندوستان کی چیزوں کی کھپت نہ برطانیہ میں تھی اور نہ یورپ میں تھی۔ ہندوستان کی بیرونی تجارت متاثر ہونے سے لاکھوں افراد بے روزگار ہوگئے جس میں مسلمانوں کی بھی کثیر تعداد شامل تھی۔

نظریہ پاکستان کا اساس

سوال 9: ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

جواب: نظریہ پاکستان کی اساس:

اقتدار اعلیٰ کا تصور:

برصغیر کے مسلمانوں نے ایک علیحدہ ریاست اس لیے حاصل کی تاکہ اللہ تعالیٰ کے حتمی اور قطعی اقتدار اعلیٰ کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ اس ذات عظیم کی برتر اور مطلق قوت کو نافذ کیا جائے اور ایک ایسا نظام رائج ہو جس میں قرآن پاک اور احادیثِ رسول ﷺ پر مبنی اصولوں کو اپنایا گیا ہو۔

مکمل ضابطہ حیات:

اسلام محض عبادات اور رسومات کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو انسانی زندگی کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں معاشرت، معیشت، اخلاقیات اور سیاسیات کے تمام مقاصد کو پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اسلامی نظام جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور ہر دور کے لیے مکمل طور پر قابل عمل ہے۔

اسلامی نظریہ حیات:

نظریہ پاکستان اسلامی نظریہ حیات پر مبنی ہے۔ عقائد و عبادات، عدل و انصاف، مساوات جمہوریت کا فروغ، اخوت و بھائی چارہ اور شہریوں کے حقوق و فرائض جیسی اسلامی اقدار نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔ ان اسلامی اقدار کی تفصیل ذیل میں پیش ہے۔

1۔ عقائد و عبادات:

پاکستان کے قیام کا مطالبہ کیا گیا تو اس کے پس منظر میں یہ سوچ بھی کار فرما تھی کہ مسلمان اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں اور عبادات کی ادائیگی میں رکاوٹ محسوس نہ کریں۔

عقائد:

عقائد میں توحید و رسالت ﷺ، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتب پر ایمان لانا شامل ہے۔ ان کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

عقیدہ توحید:

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے کہ:

ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیرO

(بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننا لازم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقائد سے خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

عقیدہ رسالت:

عقیدہ رسالت کا مطلب رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی بھی اعتبار سے اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآن اور اسوہ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی تقاضا ہے۔

؎ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عبادات:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس واحد و لاشریک کو مختلف طریقوں سے یاد رکھنا عبادات کے زمرے میں آتا ہے۔

نماز:

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ جس کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ دراصل اقامتِ صلوۃ، اقامت دین کا نمونہ ہے جس کا ہر روز مظاہرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔

؎ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

روزہ:

اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے۔

زکوۃ:

اسلام کا چوتھا رکن زکوۃ ہے۔ یہ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے۔ اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

حج:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ جو صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع لبیک اللھم لبیک کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو پوری دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

؎ بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

2۔ عدل وانصاف اور مساوات:

ایک منصفانہ معاشرے کا قیام عمل میں لاتے ہوئے مسلمانان برصغیر نے عدل اور سماجی مساوات پر زور دیا۔معاشرے میں ذات پات، رنگ ونسل اور زبان وثقافت کی تمیز رکھے بغیر تمام انسانوں کو برابر درجہ دیے جانے کا عزم کیا گیا۔ریاست میں سب افراد کے لیے مساوی قانون اور یکساں عدالتی نظام قائم کیا گیا۔آزاد عدلیہ اور قانون کی حکمرانی عوام میں مساوات انصاف کے قیام کی بنیادی شرائط ہیں۔اسلامی ریاست نے انصاف کی سر بلندی پر زور دیا ہے۔

عدل وانصاف کی اہمیت حدیث کی رو سے:

نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''جو قوم عدل وانصاف کو ترک کر دیتی ہے تباہی اور بربادی اس کا مقدر بن جاتا ہے''۔

مساوات کی اہمیت حدیث کی رو سے:

محمد ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر یوں فرمایا:

''اے لوگو!تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب آدمؑ کی اولاد ہو۔پس کسی عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں''۔

3۔جمہوریت کا فروغ:

اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔اسلامی معاشرے میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور عوام کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔انہیں مساوی درجہ ملتا ہے اور وہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔قوانین انہیں تحفظ مہیا کرتے ہیں۔قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔افراد میں رنگ ونسل، ذات یا زبان کی بنیاد پر کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔حکومتی نظام سب لوگوں کی بھلائی کو پیش نظر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔

قائداعظم کا فرمان:

قائداعظم نے 14 فروری 1948ء کو سبی کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے قیام پاکستان کی غرض وغائیت یوں بیان کی۔

'' آؤ ہم اپنے جمہوری نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنیاد فراہم کریں۔اللہ ذوالجلال نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم ریاستی امور کو باہم اصلاح مشورے سے طے کریں''۔

4۔اخوت و بھائی چارہ:

اسلامی معاشرے میں اخوت اور بھائی چارے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔مدینہ منورہ میں اخوت و بھائی چارے کی مثال مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت بنی تو اس میں اخوت و بھائی چارے کی مثال دیکھنے کے قابل تھی۔آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے کی متقاضی ہے جو کہ مدینہ منورہ میں نظر آئی تھی۔اسلام سے پہلے اس اصول کا فقدان تھا اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے لیکن مدینہ کی ریاست کے وجود سے نبی ﷺ نے حقوق العباد پر زور دیتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں سے مشفقانہ رویہ کی تلقین کی۔آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک ضابطہ حیات دیا تاکہ لوگ آپس میں محبت سے رہ سکیں۔اور معاشرے میں بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔آپ ﷺ نے زکوۃ اور خیرات کے نظام کو واضح کیا اور سود کو حرام قرار دیا۔کیونکہ اسلام میں دوسروں کے استحصال کی کوئی گنجائش نہیں۔

اخوت بھائی چارے کی اہمیت حدیث کی روشنی میں:

اخوت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات استوار ہونے چاہئیں تاکہ کسی کے حقوق سلب نہ ہوں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے'' آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔''

5۔شہریوں کے حقوق وفرائض:

جب پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تو ایک طرف شہریوں کے حقوق اور تحفظات کی اہمیت تسلیم کی گئی تو دوسری جانب ان کے فرائض پر بھی بھرپور زور دیا گیا۔ایک اسلامی معاشرے میں حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کا ذکر بھی خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔ایک فرد کا حق دوسرے فرد کا فرض بن جاتا ہے۔حقوق وفرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے یہ لازم وملزوم ہیں۔

اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق:

کسی بھی اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق وفرائض کا مکمل طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔کیونکہ اسلامی ریاست کو حقوق وفرائض کا باہمی توازن ایک کامیاب ریاست بنا دیتا ہے۔

اقلیتوں کا تحفظ:

پاکستان میں اقلیتوں کو تحفظ دینے کی سوچ بھی قیام پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں شامل تھی۔

قائداعظمؒ کا فرمان:

''قائداعظمؒ نے بھی یہ واضح کر دیا تھا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا جائے گا۔اسلام کسی صورت میں بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسلامی معاشرے میں زندگی گزارنے والی اقلیتوں کے جان و مال،عزت اور مذہبی روایات کا تحفظ نہ کیا جائے۔''

نظریہ پاکستان اور قائداعظمؒ

سوال 10: قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔

جواب: قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نظریہ پاکستان کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے دو مسلم اکثریتی علاقے مثلاً پنجاب، بنگال، آسام، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان کو ملا کر پاکستان بنا دیا جائے۔جس میں یہاں کے لوگ اپنے مذہب اسلام، تہذیب، روایات، اخلاقیات اور معاشیات کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی استوار کر سکیں۔اُس کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو بھی برابر کے حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔

قائداعظمؒ اور اسلامی نظام:

قائداعظمؒ اسلامی نظام کو پوری طرح قابل عمل سمجھتے تھے۔اور قرآن پاک کو بنیاد مان کر ملکی نظام کو استوار کرنا چاہتے تھے۔

1943ء میں قائداعظمؒ کا فرمان:

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ 1943ء میں کراچی میں قائداعظمؒ نے فرمایا:

''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ وہ چٹان وہ لنگر اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے''۔

مارچ 1944ء میں طلبہ سے خطاب:

مارچ 1944ء میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا ''ہمارا راہنما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے''۔

علی گڑھ میں خطاب:

آپ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کو ان الفاظ میں واضح کیا:

''پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت محسوس کیوں ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال۔یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے''۔

حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب:

11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''دس سال سے ہم جس مملکت کی تخلیق کے لیے کوشاں تھے خدائے بزرگ و برتر کی مہربانی سے اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔اب پاکستان کا مقصد ہمارے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ ہم نے ایک ایسی ریاست بنائی ہے جس میں ہم آزاد افراد کی طرح رہ سکیں، اپنی تہذیب و ثقافت کو ترقی دے پائیں اور اسلام کے اجتماعی نظام عدل کے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں''۔

قائداعظمؒ اور نظریہ پاکستان کی وضاحت:

نظریہ پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے ایک بار یوں فرمایا:

''ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں''۔

21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں خطاب:

21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کی عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''ہمیں بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں''۔اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا۔اور یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

سٹیٹ بنک کا افتتاح:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے نا قابل حل مسائل پیدا کر چکا ہے۔اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں نا کام رہا ہے ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو''۔

نظریہ پاکستان اور علامہ اقبالؒ

سوال 11: علامہ اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: نظریہ پاکستان اور علامہ اقبالؒ:

علامہ اقبال نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔ ہندوؤں کی تنگ نظری پہلے پہل آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے۔لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری اور متعصب رویے نے جلد ہی علامہ اقبالؒ کو یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔

1930ء میں خطبہ الہٰ آباد:

آپ نے 1930ء میں اپنے مشہور خطبہ الہٰ آباد میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تا کہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔آپ نے فرمایا:

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت ،تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں''۔

علامہ اقبالؒ کا دعویٰ:

علامہ اقبالؒ نے نظریہ پاکستان کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ ہندو اور مسلمان ایک مملکت میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اور مسلمان جلد یا بدیر اپنی جداگانہ مملکت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

واحد قوم کا تصور مسترد کرنا:

علامہ اقبال نے نظریہ پاکستان کو اجاگر کرتے ہوئے برصغیر میں واحد قوم کے تصور کو مسترد کر دیا اور مسلم قوم کی جداگانہ حیثیت پر زور دیا۔اسلام کو ایک مکمل نظام مانتے ہوئے علامہ اقبال نے واضح طور پر فرمایا:

''انڈیا ایک برصغیر ہے، ملک نہیں یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور مسلم قوم اپنی علیحدہ پہچان رکھتی ہے تمام مہذب قوموں کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اصولوں اور ثقافتی وسماجی اقدار کا احترام کریں''۔

مسلم ملت کی اساس:

علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ:

مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا دارومدار بھی اسلام ہے۔انہوں نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں پیش کیا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

رنگ و نسل کے امتیاز کی نفی:

علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کو مذہب اسلام کے ہر پہلو کو اپنانے اور رنگ و نسل کے بتوں کو توڑنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے فرمایا:

بتانِ رنگ و بُو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

مسلمان ایک ملت:

علامہ اقبالؒ ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک ملت تصور کرتے تھے۔ اس لیے انہوں نے نیل سے کاشغر تک کے مسلمانوں کو حرم کی پاسبانی کے لیے ایک ہونے کا پیغام دیا۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

دوقومی نظریہ: آغاز، ارتقاء اور وضاحت

سوال 12: دوقومی نظریے کی وضاحت کیجیے۔

جواب: دوقومی نظریہ کا آغاز:

برصغیر میں ہر شخص جو اسلام قبول کرتا تھا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے اور ریاست سے وابستہ کر لیتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے رشتوں کو ترک کر کے اپنے آپ کو ایک نئے سماجی نظام سے جوڑ لیتا تھا۔ اسی بنیاد پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانانِ برصغیر کا الگ اور منفرد مزاج پیدا ہوا جو ہر لحاظ سے دوسری اقوام ہند سے مختلف تھا۔ اسی تشخص کو اساس مانتے ہوئے دوقومی نظریہ اُجاگر ہوا۔

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دوقومی نظریہ:

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دوقومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں، جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔

دوقومی نظریہ اور پاکستان کا قیام:

دوقومی نظریے کی بنیاد پر ہی مسلمانانِ ہند نے اپنی آزادی کی جنگ لڑی اور اسی نظریے کو ایک تاریخی حقیقت ماننے کے بعد ہندوستان میں دو الگ الگ ریاستیں پاکستان اور بھارت کے نام سے وجود میں آئیں۔ یہی تصور نظریہ پاکستان کی اساس ہے۔

دوقومی نظریے کا ارتقا:

دوقومی نظریے کے ارتقا کے سلسلے میں مختلف ادوار کی شخصیات اور ان کے افکار کا مختصر جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

سر سید احمد خاں اور دوقومی نظریہ:

برصغیر میں سر سید احمد خاں نے سب سے پہلے 1867ء میں بنارس میں اردو ہندی تنازعے کی بنا پر دوقومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔ سر سید احمد خاں نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔ ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک قوم ہیں کیونکہ ان کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسم و رواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریے نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریک آزادی کو جلا بخشی۔ اسی دوقومی نظریے کی بنیاد پر ہندستان تقسیم ہوا۔

دونوں کے واسطے چاہیے الگ الگ خطۂ زمین
حق و باطل میں مطابقت کہیں نہیں

علامہ اقبالؒ اور دو قومی نظریہ:

ڈاکٹر محمد علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا کہ ’’مسلمان یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ ان کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کرایا جائے لہذا میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے لیے پنجاب، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنادی جائے‘‘

ہے اک ولولہ تازہ دیا میں نے دلوں کو
لاہور سے تا بخاک بخارا و سمرقند

چودھری رحمت علی اور دو قومی نظریہ:

چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ (Now or Never) کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم بھی کیا گیا۔ اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔ چودھری رحمت علی کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی اپنی ایک تاریخ اور تہذیب ہے۔ انہی کی بنیاد پر ان کی قومیت ہندوستانی ہونے کی بجائے پاکستان ہے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو ہندوستان میں دوسرے بسنے والوں سے مختلف ہے۔

قائداعظمؒ اور دو قومی نظریہ:

قائداعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے آپ نے اس سلسلے میں فرمایا:

’’قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں‘‘۔

قرارداد لاہور میں خطبہ صدارت:

قرارداد لاہور 23 مارچ 1940ء کو منظور ہوئی جس میں آپ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

’’ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابر کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا‘‘۔

مختصر سوالات کے جوابات

1۔ ''توحید'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

2۔ ان اللّٰہ علی کل شیء قدیر O کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے''

3۔ عقیدہ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عقیدہ رسالت کا مطلب ''رسولوں پر ایمان لانا'' ہے۔ دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے یعنی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی تقاضا ہے۔

4۔ نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جو اسلامی نظریہ حیات پر مبنی ہو۔ عقائد وعبادات، عدل وانصاف، مساوات، جمہوریت کا فروغ، اخوت و بھائی چارہ شہریوں کے حقوق وفرائض جیسی اسلامی اقدار نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

5۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: یکم جولائی 1948ء کو قائداعظمؒ نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے نا قابل حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا ہے۔ جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو''۔

6۔ علامہ اقبالؒ نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے کیا فرمایا؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا دارومدار بھی اسلام ہے۔

آپ نے فرمایا:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار — قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

7۔ اخوت کے بارے میں محمد ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

جواب: محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس سے خیانت نہ کرے''۔

8۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں فرمایا:

''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رُو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں''۔

9۔ برصغیر کے تاریخی تناظر میں دوقومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

جواب: برصغیر کے تاریخی تناظر میں دوقومی نظریے سے مراد ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔

10۔ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟ نظریہ پاکستان کی روشنی میں اقلیتوں کے تحفظ کی وضاحت کیجیے۔

جواب: نظریہ پاکستان کی روشنی میں قائداعظمؒ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا اور فرمایا یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

11۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے مشہور خطبہ الہٰ آباد میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؒ نے 1930ء میں اپنے مشہور خطبہ الہٰ آباد میں فرمایا:

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظّم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں''۔

12۔ نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں''۔

13۔ چوہدری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟ جواب: چوہدری رحمت علی نے لفظ پاکستان 1933ء میں تجویز کیا۔

14۔ قیام پاکستان کس صدی کا واقع ہے؟ جواب: قیام پاکستان بیسویں صدی کا واقع ہے۔

15۔ کیا پاکستان نسل، زبان اور علاقے کی بنیاد پر تخلیق ہوا؟ جواب: جی نہیں پاکستان ایک مضبوط نظریہ کے سبب وجود میں آیا۔

16۔ نظریہ پاکستان کی اساس کیا ہے؟ جواب: نظریہ پاکستان کی اساس دین اسلام ہے۔

17۔ نظریے کے ماخذ کتنے ہیں ان کے نام لکھیں۔

جواب: **نظریے کے ماخذ پانچ ہیں۔** (i) مشترکہ مذہب (ii) مشترکہ نسل (iii) مشترکہ زبان اور رہائش (iv) مشترکہ سیاسی مقاصد (v) مشترکہ رسم و رواج

18۔ کیا مذہب چند عبادات کا مجموعہ ہے؟

جواب: جی نہیں۔ مذہب صرف چند عبادات کا مجموعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ پوری معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہے۔

19۔ مشترکہ نسل کا نظریات پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: مشترکہ نسل سے مشترک نظریات جنم لیتے ہیں۔

20۔ اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا اس قوم پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اور کوئی دوسرا نظریہ اسے اپنے اندر ضم کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے۔

21۔ برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں برصغیر کی گھریلو صنعت پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں برصغیر کی گھریلو صنعت بالکل تباہ ہو گی۔

22۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی حالت زار کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب: سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ یوں کھینچا:

''کوئی بلا آسمان سے ایسی نہیں اتری جس نے زمین پر پہنچنے سے پہلے کسی مسلمان کا گھر نہ ڈھونڈا ہو''

23۔ نظریہ کیا ہے؟

جواب: لفظ ''نظریہ'' کو انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کہا جاتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

24۔ ورلڈ انسائیکلوپیڈیا کی رو سے نظریہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: 'نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں'

25۔ نظریہ پاکستان کی اساس کیا ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کی اساس دین اسلام ہے۔ جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی نظام حیات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں

کا احاطہ کرتا ہے۔

26۔ ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ڈاکٹر جارج براس کے مطابق: ''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو نظریہ یا آئیڈیالوجی کہلاتا ہے''۔

27۔ وہ کونسا واحد ملک ہے جو مضبوط نظریے کے سبب وجود میں آیا؟

جواب: وہ واحد ملک ''پاکستان'' ہے جو نظریے کے سبب وجود میں آیا۔

28۔ اسلامی نظام کس چیز پر استوار ہے؟ جواب: اسلامی نظام قرآن پاک اور نبی ﷺ کی سنت اور احادیث پر استوار ہے۔

29۔ کونسے عناصر کی بدولت نظریات کی تشکیل ہوتی ہے؟

جواب: درج ذیل عناصر کی وجہ سے لوگوں میں نظریات کی تشکیل ہوتی ہے۔

(i) مشترکہ مذہب (ii) مشترکہ نسل (iii) مشترکہ زبان اور رہائش (iv) مشترکہ سیاسی مقاصد (v) مشترکہ رسم و رواج

30۔ اسلام کا پہلا اور دوسرا رکن کونسا ہے؟

جواب: اسلام کا پہلا رکن ''توحید و رسالت'' اور دوسرا رکن ''نماز'' ہے۔

31۔ اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک کون ہے؟

جواب: اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ''اللہ تعالیٰ'' کی ذات ہے۔

32۔ نبی ﷺ نے مساوات کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب آدمؑ کی اولاد ہو۔ پس کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں''

33۔ قائداعظمؒ نے 14 فروری 1948ء کو سبی کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے جمہوریت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظمؒ نے فرمایا: ''آؤ ہم اپنے جمہوری نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنیاد فراہم کریں۔ اللہ ذوالجلال نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم ریاستی امور کو باہم صلاح مشورے سے طے کریں۔''

34۔ اُردو ہندی تنازع کب اور کہاں پیش آیا؟ جواب: اردو ہندی تنازع 1867ء میں بنارس میں پیش آیا۔

35۔ چوہدری رحمت علی نے کس نام سے کتابچہ شائع کیا؟

جواب: انہوں نے جنوری 1933ء میں ''Now or Never'' کے نام سے کتابچہ شائع کیا۔

36۔ 21 مارچ 1948ء میں قائداعظمؒ نے ڈھاکہ میں عوام سے کیا فرمایا؟

جواب: ''ہمیں بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں''۔ اس کے علاوہ آپؒ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا اور یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

37۔ قائداعظمؒ نے 1943ء میں کراچی میں کیا فرمایا؟

جواب: 1943ء میں قائداعظمؒ کا فرمان:

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ 1943ء میں کراچی میں قائداعظمؒ نے فرمایا:

''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ وہ چٹان وہ لنگر اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے''۔

38۔ شہریوں کے حقوق و فرائض کے متعلق مختصر جواب تحریر کریں۔

جواب: شہریوں کے حقوق و فرائض:

جب پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تو ایک طرف شہریوں کے حقوق اور تحفظات کی اہمیت تسلیم کی گئی تو دوسری جانب ان کے فرائض پر بھی بھرپور زور دیا گیا۔ ایک اسلامی معاشرے میں حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کا ذکر بھی خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔ ایک فرد کا حق دوسرے فرد کا فرض بن جاتا ہے۔ حقوق و فرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے یہ لازم و ملزوم ہیں۔

39۔ زکوٰۃ کی معاشی اہمیت کیا ہے؟

جواب: اسلام کا چوتھا رکن زکوۃ ہے۔ یہ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے۔ اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

40۔ "Now or never" نامی پمفلٹ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ (Now or Never) کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم بھی کیا گیا۔ اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔

41۔ سرسید احمد خاں کے الفاظ میں دو قومی نظریہ کی تعریف کیجئے۔

جواب: سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔ ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک قوم ہیں کیونکہ ان کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسم ورواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریے نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریک آزادی کو جلا بخشی۔ اسی دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہندستان تقسیم ہوا۔

42۔ اسلام کے دو ارکان کے نام لکھیں۔ جواب: نماز، روزہ۔

43۔ نماز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے جس کو تمام مسلمانوں پر دن میں پانچ دفعہ ادا کرنا فرض ہے۔ دراصل اقامت صلوٰۃ، اقامت دین کا وہ نمونہ ہے جس کا ہر روز مظاہرہ ہوتا ہے۔

44۔ دو قومی نظریے پر دو نکات لکھیں۔

جواب: دو قومی نظریے سے مراد ہے کہ ہندوستان میں دو بڑی قومیں آباد ہیں، جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہی مسلمانانِ ہند نے اپنی آزادی کی جنگ لڑی اور اس نظریے کی بنیاد پر ہندوستان میں دو الگ الگ ریاستیں، پاکستان اور بھارت معرض وجود میں آئیں۔ یہی تصور نظریہ پاکستان کی اساس ہے۔

45۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی حالت پر دو نکات لکھیں۔

جواب: (i) مسلمان کے کاروبار بند ہو گئے انگریزوں نے ہندوؤں کی خصوصی کاروباری مراعات اور رعائتیں دے کر انہیں اپنے ساتھ ملا لیا۔ ہندوؤں نے مقامی تجارت کے میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی اور مسلمان تجارت پیشہ لوگ اقتصادی بحران کا شکار ہو گئے۔

(ii) برطانیہ کی صنعتی اشیا تو ہندوستان میں آسکتی تھیں۔ لیکن ہندوستان کی چیزوں کی کھپت نہ برطانیہ میں تھی اور نہ یورپ میں تھی۔ ہندوستان کی بیرونی تجارت متاثر ہونے سے لاکھوں مسلمان بے روزگار ہو گئے۔

46۔ مشترکہ سیاسی مقاصد کے بارے میں تحریر کیجیے۔

جواب: دورِ حاضر کی بیشتر قومیں اپنے مشترکہ سیاسی مقاصد اور سیاسی نظریات کی بدولت اپنی قومی زندگی کی بقا کے لے آزادی حاصل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں تا کہ وہ مضبوط قوم کا روپ دھار سکیں۔

47۔ کوئی سی چار اسلامی اقدار تحریر کیجیے۔

جواب: عقائد وعبادات، عدل وانصاف، مساوات، جمہوریت کا فروغ، اخوت و بھائی چارہ اور شہریوں کے حقوق وفرائض جیسی اسلامی اقدار نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

48۔ حج کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔ جواب: حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔

49۔ جمہوریت کے فروغ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔ اسلامی معاشرے میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور عوام کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ انہیں مساوی درجہ ملتا ہے اور وہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ قوانین انہیں تحفظ مہیا کرتے ہیں۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔ افراد میں رنگ ونسل، ذات یا زبان کی بنیاد پر کوئی تمیز روا دار نہیں رکھی جاتی۔ حکومتی نظام سب لوگوں کی بھلائی کو پیش نظر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔

50۔ اسلام میں نماز کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر دن رات میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ نماز ادا کر کے مسلمان اس بات کا عملی اظہار کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔

51۔ درسی کتاب کے حوالے سے حج پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت مسلمانوں پر زندگی میں ایک بار حج فرض کیا ہے۔ حج کے موقع پر پوری دنیا کے مسلمان بیت اللہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لبیک اللھم لبیک کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دنیا میں کہیں بھی نظر نہیں آتی۔

حصہ معروضی

سوال 1: ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ اردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا؟

(الف) 1867ء (ب) 1863ء (ج) 1865ء (د) 1861ء

2۔ اسلام کا پہلا رکن ہے۔

(الف) توحید ورسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

3۔ جنگ آزادی کب لڑی گئی؟

(الف) 1855ء (ب) 1857ء (ج) 1859ء (د) 1861ء

4۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک کون ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ (ب) پارلیمنٹ (ج) صدر مملکت (د) عوام

5۔ قرارداد لاہور (23 مارچ 1940ء) میں خطبہ صدارت کس نے دیا؟

(الف) قائداعظمؒ (ب) شیر بنگال اے۔ کے فضل الحق (ج) مولانا محمد علی جوہر (د) لیاقت علی خاں

6۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے۔

(الف) قائداعظمؒ (ب) چودھری رحمت علی (ج) سر آغا خاں (د) علامہ محمد اقبالؒ

7۔ قیام پاکستان کس صدی کا واقعہ ہے؟

(الف) اٹھارہویں (ب) انیسویں (ج) بیسویں (د) اکیسویں

8۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح ہوا۔

(الف) یکم جولائی 1948ء (ب) 5 مئی 1948ء (ج) 14 اگست 1949ء (د) یکم اکتوبر 1949ء

9۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے۔

(الف) اجتماعی نظام (ب) لائحہ عمل (ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریہ حیات

10۔ لفظ پاکستان کے خالق ہیں۔

(الف) علامہ اقبالؒ (ب) سر آغا خاں (ج) چودھری رحمت علی (د) سرسید احمد خاں

11۔ علامہ محمد اقبالؒ نے خطبہ الہٰ آباد کب دیا؟

(الف) 1929ء (ب) 1930ء (ج) 1933ء (د) 1940ء

12۔ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔

(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) روزہ (د) حج

13۔ نظریہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو کیا دیتا ہے؟

(الف) پیار (ب) نظم وضبط (ج) عزت (د) حقوق

14۔ پاکستان ایک ـــــــــــــــــــ مملکت ہے۔

(الف) سیاسی (ب) معاشی (ج) نظریاتی (د) ثقافتی

15۔ نظریہ پاکستان کس کے اُصولوں پر مبنی معاشرے کی تخلیق کا نام ہے؟

(الف) قرآن ونماز (ب) نماز وسنت (ج) اخوت وبھائی چارہ (د) قرآن وسنت

16۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد کس کی جاگیریں چھن گئیں؟

(الف) ہندوؤں کی (ب) مسلمانوں کی (ج) عیسائیوں کی (د) انگریزوں کی

17۔ انگریزوں نے کن کو جاگیریں اور زمینیں وغیرہ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا؟
(الف) عربوں کو (ب) یورپی لوگوں کو (ج) ہندوؤں کو (د) مسلمانوں کو

18۔ اخوت درس دیتی ہے۔
(الف) بھائی چارے کا (ب) اکٹھے کام کرنے کا (ج) دشمنی رکھنے کا (د) لڑائی جھگڑا کرنے کا

19۔ آپ ﷺ نے کس چیز کو حرام قرار دیا؟
(الف) دوستی کرنے کو (ب) کاروبار کرنے کو (ج) تعلقات بڑھانے کو (د) سود لینے دینے کو

20۔ اسلام کا چوتھا رکن کون سا ہے۔
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) زکوۃ

21۔ چوہدری رحمت علی نے کب کتابچہ (Now or Never) لکھا؟
(الف) 1935ء میں (ب) 1933ء میں (ج) 1906ء میں (د) 1946ء میں

22۔ سر سید نے مسلمانوں کو کب الگ قوم کہا؟
(الف) 1935ء میں (ب) 1849ء میں (ج) 1906ء میں (د) 1867ء میں

23۔ برصغیر کس بنیاد پر تقسیم ہوا؟
(الف) ویول کے برصغیر آنے کے بعد (ب) کرپس تجاویز کے بعد (ج) سائمن کمیشن کے بعد (د) دوقومی نظریے پر

24۔ قائداعظمؒ نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کیا؟
(الف) 1945ء میں (ب) 1946ء میں (ج) 1947ء میں (د) 1948ء میں

25۔ ''ہمارا رہنما اسلام ہے اور رہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے'' فرمایا۔
(الف) علامہ اقبالؒ (ب) قائداعظمؒ (ج) چوہدری رحمت علی (د) سر سید احمد خاں

26۔ قائداعظمؒ نے حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کیا۔
(الف) 1946ء میں (ب) 1948ء میں (ج) 1947ء میں (د) 1945ء میں

27۔ نظریہ کو انگریزی زبان میں کیا کہتے ہیں؟
(الف) آئیڈیالوجی (ب) مشترکہ کونسل (ج) زبان (د) مقاصد

28۔ نظریے کے ماخذ کے کتنے عناصر ہیں؟
(الف) 6 (ب) 5 (ج) 3 (د) 4

29۔ یہ کس کے الفاظ ہیں کہ ''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی کہلاتا ہے''۔
(الف) ڈاکٹر فیضان (ب) ڈاکٹر عباد (ج) ڈاکٹر جارج براس (د) ڈاکٹر شرجیل

30۔ ہر دور میں ۔۔۔۔۔۔ کی تشکیل میں مشترکہ رسم و رواج کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔
(الف) رسم (ب) رواج (ج) نظریات (د) زندگی

31۔ علامہ اقبالؒ کے مطابق انڈیا ایک ۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔
(الف) برصغیر (ب) ملک (ج) قوم (د) گھر

32۔ علامہ اقبالؒ اسلام کو ایک ۔۔۔۔۔۔۔ مانتے ہیں۔
(الف) قوم (ب) دین (ج) مکمل نظام حیات (د) نظریہ حیات

33۔ علامہ اقبالؒ نے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر کے مسلمانوں کو کس چیز کا حکم دیا۔
(الف) حرم کی پاسبانی (ب) اسلام کی تبلیغ (ج) محنت (د) جدوجہد

34۔ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔
(الف) روزہ (ب) زکوۃ (ج) نماز (د) حج

35۔ قائداعظمؒ نے سبی کے مقام پر تقریر کب کی؟
(الف) 1948ء میں (ب) 1949ء میں (ج) 1958ء میں (د) 1954ء میں

36۔ اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد ہے۔
(الف) مشاورت (ب) لڑائی (ج) قانون (د) غریبی

37۔ پاکستان کے نظریے کی اساس ہے۔
(الف) دینِ اسلام (ب) جہاد (ج) نماز (د) زکوٰۃ

38۔ نظریہ سیاسی اور تمدنی اُصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی استوار ہوتی ہیں۔
(الف) تخلیق (ب) بنیادیں (ج) ریاست (د) دوقومی

39۔ اگر کوئی قوم اپنے کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔
(الف) فلاح و بہبود (ب) اقلیتوں (ج) نظریے (د) ریاست

40۔ نظریہ پاکستان قرآن وسنت کے اُصولوں پر مبنی معاشرہ کی ------ کا نام ہے۔
(الف) دینِ اسلام (ب) نظریہ (ج) بنیادیں (د) تخلیق

41۔ نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی ------ کا خیال رکھا جائے۔
(الف) فلاح و بہبود (ب) تخلیق (ج) ریاست (د) نظریہ

42۔ اسلامی ------ اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔
(الف) ریاست (ب) مشاورت (ج) نظریہ (د) قرآن وسنت

43۔ پاکستان میں ------ کو تحفظ دینے کی سوچ بھی قیام پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں شامل تھی۔
(الف) اقلیتوں (ب) مسلمانوں (ج) نظریہ (د) غریبی

44۔ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اپنے خطبہ آلہ آباد (1930)ء میں مسلمانوں کے لیے الگ ------ کا تصور پیش کیا۔
(الف) مذہب (ب) ریاست (ج) قانون (د) نظریہ

45۔ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔
(الف) زکوٰۃ (ب) حج (ج) روزہ (د) نماز

46۔ جاپان کے لوگ نظریہ کے تحت زندگی گزارتے ہیں۔
(الف) بدھ مت (ب) سوشلزم (ج) کیمیونزم (د) عیسائیت

47۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ ہے۔
(الف) تدریس (ب) قانون (ج) اخلاق (د) حیات

48۔ برصغیر کے مسلمانوں کو رنگ و نسل کے بت توڑنے کا مشورہ دیا۔
(الف) گاندھی نے (ب) قائداعظم نے (ج) اسر سید احمد خان (د) علامہ محمد اقبال

جوابات

1	الف	2	الف	3	ب	4	الف
5	الف	6	د	7	ج	8	الف
9	د	10	ج	11	ب	12	ج
13	ب	14	ج	15	د	16	ب
17	ج	18	الف	19	د	20	د
21	ب	22	د	23	د	24	د
25	ب	26	ج	27	الف	28	ب
29	ج	30	ج	31	الف	32	ج
33	الف	34	ج	35	الف	36	الف
37	الف	38	ب	39	ج	40	د
41	الف	42	الف	43	الف	44	ب
45	ب	46	الف	47	د	48	د